Ready to Print

www.mirfatehalishah.com

Written By **Mir Fateh Ali Shah**
Translation By **None**
Language **Urdu**
Catagory **Wake up Muslims**

تلاشِ عشق

PDF generated automatically by the **PDFmyURL HTML to PDF API**

میں کئی روز سے تلاشِ عشق میں سرگرداں رہا کہ شاید کہیں بحرِ نار اپنی آنکھیں بچھائے میری منتظر ہو، ذرا میں بھی تو غالب کے تجربے کو حق الیقین سے پرکھ لوں کہ عشق نہیں آساں بس اتنا سمجھ لیجئے، اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کر جانا ہے۔ ذرا میں بھی تو دیکھوں کہ عشق کر کے حیوان انسان کیونکر بنتے ہیں اک عجیب تماشہ دیکھنے کی آرزو لیئے گھوم رہا تھا۔

تب اک روز ایک فقیر نے گھر کا دروازا کھٹ کھٹایا دوپہر کا وقت تھا کڑی دھوپ میں اسنے اپنے چہرے کو ڈھانپ رکھا تھا اسنے رعب دار آنکھوں سے میری نگاہوں کی شرارتوں کو شکار کرتے ہوئے اپنی اشھد انگلی سے مجھے خاموشی کی تلقین فرمائی اور اپنے روشن ہاتھ کو میرے سینے پر رکھ دیا کئی جلتے ہوئے لاوے اور منڈلاتے ہوئے طوفان میرے سینے میں اتر گئے اور عجیب سنجیدگی کروٹیں لینے لگی تب مسلسل میرے ذہن میں اقبالؒ کا یہ مصرعہ دوڑنے لگا عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی۔ خود آگاہی سے کیا مراد؟ کیا میں خود سے آگاہ نہیں؟ کیا میں خود ہی خود سے غافل ہوں؟ میرے اندر اس طرح کے خیالات جنم لینے لگے۔ اس (فقیر) نے میرے خیالات کو پڑھتے ہوئے کہا، **من عرف نفسه فقد عرف ربه** (جس نے اپنے آپ کو پہچانا گویا کہ اس نے اپنے رب کو پہچان لیا) ۔ اور پوچھا کیا تم اپنے رب کو پہچانتے ہو؟ مینے کہا ہاں وہ اس کائنات کا خالق ہے مالک ہے اور پالنہار ہے، اسنے پوچھا کیا حقیقتا تم یہ سب جانتے ہو؟ یا محض سنی سنائی باتیں کر رہے ہو؟ مینے کہا بچپن سے یہ سب سنا ہے لیکن میں اسے مانتا بھی ہوں۔ اسنے کہا ماننا الگ ہے، اور جاننا الگ ہے، تب مینے محسوس کیا کہ میں مانتا تو ہوں لیکن جانتا نہیں ہوں۔ تب اسنے کہا عشق خود آگاہی کے بغیر ممکن ہی نہیں اور تمہارے چہرے جو ایک دوسرے پر دیوانہ وار پھرتے ہیں اور جسم جو ایک دوسرے کی بھوک میں جلتے اور بجھتے ہیں یہ محض نفس پرستی اور جنون کے سوا کچھ بھی نہیں، عشق اجسام سے بالاتر احساس کا نام ہے۔ جب انسان خود آگاہی اختیار کرلیتا ہے تب اس پر **الست بربکم** کے اسرار کھلتے ہیں تب ہی وہ جانتا ہے کہ ماروی نے عمر کا شاہی محل کیوں ٹھکرایا ماروی کا ملیر سے جدا ہونا یہ عالم فراق ہے جسے غالب نے بحرِ نار (آگ کا دریا) کہا اور یہ ہی عشق ہے۔ ویسے بھی خود سے غافل انسان جو خود کو ہی کھو چکا ہو، وہ عشق پانے کی محض آرزو ہی کر سکتا ہے، جس لمحے تم نے خود آگہی کو پا لی جس لمحے تم نے کو پہچان لیا اسی لمحے عشق تمہیں پالے گا۔

اور پھر چہرے سے نقاب ہٹائے بغیر ہی وہ اسی کڑی دھوپ میں غائب ہو گیا اور میں دھوپ میں اسکے نشان ڈھونڈ تا رہا لیکن دور دور تک کوئی نہ تھا

PDF generated automatically by the **PDFmyURL HTML to PDF API**

PDFmyURL

Article Link http://w w w .mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2137
Join us on facebook https://w w w .facebook.com/mirfatehalishah

www.mirfatehalishah.com

PDF generated automatically by the **PDFmyURL HTML to PDF API**